بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹ / ۳۴ | ۵ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۲۵ اخاء ۱۳۵۹ہش ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں عید الاضحی کی تقریب سعید اسلامی احکام کے مطابق سادہ پُروقار طریق سے منائی گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کے نام السلام علیکم اور عید مبارک کا پیغام

نماز عید محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ (مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء) بروز پیر یہاں عید الاضحیہ کی تقریب اسلامی احکام و روایات کے مطابق سادہ اور پُروقار طریق سے منائی گئی۔ نماز عید کے لئے پونے نو بجے صبح کا وقت مقرر تھا۔ اہل ربوہ اس سے بہت پہلے ہی جوق در جوق مسجد اقصیٰ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ وہ بھی بہت کثیر تعداد میں نماز عید ادا کرنے آئیں۔ جب مستورات اور احباب تشریف لے آئے۔ اور مسجد پُرشوق نمازیوں سے پُر ہو گئی تو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

(باقی دیکھیں ص ۲ پر)

رپورٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۹ تا ۲۱ جولائی ۱۹۸۰ء (قسط اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ہیمبرگ میں ورود مسعود

اور

احباب جماعت کی طرف سے پُرجوش استقبال

ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب اور اسلام کی لازوال و بے مثال خوبیوں کی نہایت مؤثر وضاحت

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا طویل سلسلہ عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی سے متعلق بیش بہا نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مع اہل قافلہ ۱۹ جولائی ۱۹۸۰ء کی شام کو فرینکفورٹ سے ہیمبرگ پہنچ کر وہاں ۲۳ جولائی کی صبح تک قیام فرمایا۔ اپنے قیام ہیمبرگ کے دوران حضور نے ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرما کر عالمی سیاست پر اثر انداز ہونے والے بعض حالیہ واقعات کی وجہ سے اسلام کے متعلق پھیلنے والی نئی غلط فہمیوں کا محکم دلائل کے ساتھ ازالہ فرمایا اور اسلام کی لازوال و بے مثال خوبیوں کو واضح کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ دنیا اسلام سے دور رہ کر خواہ کتنی ہی ادھر ادھر بھٹکتی پھرے اسے امن و سکون اسلام کی عافیت بخش آغوش میں ہی آ کر ملے گا اور اسے بالآخر اسلام کی طرف آنا پڑے گا۔ کیونکہ دنیا اور بالخصوص مغربی اقوام جن لاینحل مسائل سے دوچار ہیں وہ اسلامی تعلیم پر کما حقہ عمل پیرا ہونے سے ہی حل ہوں گے۔ حضور نے اس امر کے ثبوت میں بعض مسائل کا ذکر کر کے اسلامی تعلیم کے حسن کو بہت دلنشین انداز میں ان پر واضح فرمایا۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اس پریس کانفرنس اور حضور کے ارشادات کی جرمنی میں وسیع پیمانہ پر اشاعت ہوئی۔

مزید برآں حضور نے مسجد فضل عمر ہیمبرگ میں نمازیں پڑھانے کے علاوہ ہیمبرگ اور اس کے قرب و جوار کے شہروں کی جماعت ہائے احمدیہ کے سینکڑوں احباب کو اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخش کر انہیں ان کی اہم اور عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی سے متعلق بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ علاوہ ازیں بعض جرمن نژاد احمدی اور ہیمبرگ میں مقیم مغربی افریقہ کے احمدی طلباء کو علیحدہ موقعہ عطا فرما کر ان سے انگریزی میں خطاب فرمایا اور احمدی ہونے کی حیثیت میں ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں ان کی طرف توجہ دلائی۔ احباب جماعت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کی بابرکت صحبت اور ارشادات سے مستفیض ہونے کا یہ انمول موقعہ ازحد ازدیاد ایمان کا موجب ہو کر ان میں ایک نئی روح پھونکنے اور انہیں حسب استعداد سابق بالخیرات بنانے کا بہت مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔

فرینکفورٹ سے روانگی اور ہیمبرگ میں ورود مسعود و استقبال

۱۹ جولائی بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے حضور نے فرینکفورٹ سے ہیمبرگ روانہ ہونا تھا۔ ہیمبرگ۔ جرمنی کے شمال میں فرینکفورٹ سے پانچ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے حضور سفر کے لئے تیار ہو کر پونے گیارہ بجے مشن ہاؤس سے مسجد نور میں تشریف لائے۔ اس روز صبح ہی سے بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی احباب اور مستورات دونوں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں سے رخصت کرنے کے لئے خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جہاں مستورات نے مشن ہاؤس میں حضرت سیدہ مدظلہا سے الوداعی ملاقات کی۔ وہاں احباب جماعت نے مسجد نور میں حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے کچھ دیر احباب سے باتیں کرنے کے بعد اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔

بارش کی وجہ سے موٹروں میں سامان رکھنے اور موٹروں کے اوپر بچا ہوا سامان کسنے میں معمول سے زیادہ وقت صرف ہوا۔ جو احباب بڑے اخلاص سے یہ خدمت بجا لا رہے تھے بارش میں شرابور ہو گئے۔ بہرحال حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ مدظلہا موٹر کاروں کے ذریعہ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر فرینکفورٹ سے ہیمبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ جونہی کاریں حرکت میں آئیں قطاروں میں کھڑے ہوئے احباب نے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم نواب منصور احمد خان صاحب نیز مکرم شریف خالد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبد الغفور قریشی صاحب بھی ہیمبرگ جانے کے لئے قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ ہمارے جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ ہیوبش اور مکرم رفیق اختر روزی اپنے طور پر علیحدہ عازم ہیمبرگ ہوئے تاکہ ہیمبرگ میں بھی موجود رہ کر وہ خدمت بجا لانے کا شرف حاصل کر سکیں۔

ہیمبرگ جانے والی شاہراہ (آٹوبان) پر دو سو میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد حضور نے کاسل (KASSEL) نامی مقام کے قریب ایک ہوٹل میں تین بجے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اور وہاں سے سوا چار بجے سہ پہر ہیمبرگ کی طرف روانہ ہو کر سفر جاری رکھا جب مزید اڑھائی پونے تین سو میل کا سفر طے کر کے حضور "رامیلزرو" نامی مقام پر پہنچے جہاں سے ہیمبرگ ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھا تو وہاں حضور نے مبلغ ہیمبرگ مکرم لئیق احمد منیر صاحب جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم سعید کرنشمر صاحب

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا مغربی افریقہ کے احمدی طالب علم مکرم مبارک اوسائے کو اسی صاحب اور مکرم ناصر محمود صاحب کو استقبال کے لئے موجود پایا یہ سب احباب حضور کا خیر مقدم کرنے کی غرض سے ہمبرگ سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے یہاں موٹریں رکوا کر موٹر میں بیٹھے بیٹھے ہی انہیں مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر ان چاروں احباب کی مشایعت میں سفر جاری رکھتے ہوئے ۹ بجے شام احمدیہ مشن ہاؤس ہمبرگ پہنچے۔ یہاں ڈیڑھ سو افراد قطاروں میں کھڑے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ انہوں نے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، انسانیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا حضور ان کی قطاروں کے درمیان میں سے گزرتے اور سب کو شرف مصافحہ عطا فرماتے ہوئے مسجد فضل عمر سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کے اندر لجنہ اماء اللہ ہمبرگ کی عہدیداروں نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء بروز اتوار

۲۰ جولائی کا دن حضور ایدہ اللہ کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھا پہلے حضور نے چند انفرادی ملاقاتیں فرمائیں۔

جرمن نومسلم احباب اور افریقی طلباء کی ملاقات

بعد ازاں حضور نے پونے بارہ بجے قبل دوپہر جرمن نومسلم احمدی احباب مسٹر سعید کرشمر اور مکرم ہدایت اللہ حیولبش نیز غانا کے چار احمدی طلباء مسٹر مبارک اوسلئے، مسٹر کلیم بواکیے، مسٹر سلیمان عثمان اور مسٹر نذیر احمد ڈیوسی سے ملاقات فرمائی۔ ان کے ساتھ ایک جرمن ٹیچر مسٹر میتشائل اور ایک جرمن خاتون بھی تھیں۔

افریقن احباب سے ان کے احوال و کوائف دریافت فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا مستقبل میں اہلِ افریقہ کے لئے نوعِ انسانی کی تاریخ میں اہم کردار ادا کرنا مقدر ہے۔ وہ زمانہ قصۂ ماضی بن چکا ہے جب مغربی طاقتیں اہل افریقہ کی جہالت اور لاعلمی سے فائدہ اٹھا کر ان کا استحصال کیا کرتی تھیں۔ مغربی اقوام طاقت اور تشدد کے بل پر براعظم افریقہ کا استحصال کرتی رہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اہل افریقہ اب زیورِ علم سے آراستہ ہو رہے ہیں اور وہ پہلے کی طرح لاعلم اور بے خبر نہیں ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے غانا میں مسلمانوں کے لئے سب سے پہلے تعلیمی ادارے کھولے۔ پہلے تو یہ حالت تھی کہ اگر کوئی مسلمان لڑکا کسی عیسائی سکول میں داخلہ لیتا تو اس کا نام بدل کر اسے ایک عیسائی نام دے دیا جاتا اور اُس نئے نام پر اسے سکول میں داخل کیا جاتا مثال کے طور پر ایک بچہ کا نام ہوتا محمدؐ، وہ اسے ایم پیٹر میں بدل دیتے اور وہ پیٹر کے نام سے پکارا جانے لگتا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ سکول میں تعلیم کے دوران ازخود اپنے آپ کو عیسائی سمجھنے لگتا۔ اب ہماری جماعت نے وہاں مسلمانوں کے سکول قائم کر کے صورتِ حال کو یکسر بدل دیا ہے اب کسی مسلمان بچہ کو چپکے سے عیسائی نہیں بنایا جا سکتا۔

حضور نے جرمن ٹیچر مسٹر میتشائل کو مخاطب کر کے فرمایا۔ سائیکالوجی نام ہے انسانی نفسیات کے مطالعہ کا۔ انسان کی نفسیات کو سمجھنا اور اس کا مطالعہ کرنا ایک بہت مشکل مشغول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض جسمانی آنکھیں ہی نہیں دی ہیں بلکہ ذہنی اور قلبی اور بہت سی دوسری آنکھیں بھی عطا کی ہیں۔ اس لئے انسان کو پورے طور پر سمجھنا آسان نہیں ہے۔ بچہ ہمہ جہتی تربیت کا محتاج ہوتا ہے سکول میں بچے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے ہر مذہب کے متعلق جاننے اور اس طرح بچپن ہی سے مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرنے کا موقع عطا کیا جائے تاکہ اس کے مذہبی تصورات کی صحیح خطوط پر نشوونما ہو سکے۔

حضور نے مسٹر میتشائل کو کتاب

THE ESSENCE OF ISLAM

مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی پُرمعارف تحریرات کے بعض اہم اقتباسات کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے۔ یہ تحریرات اسلام، اللہ تعالیٰ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے بارہ میں ہیں۔ ان کے مطالعہ سے انسان کو ایک نئی بصیرت ملتی ہے اور حقائق و معارف کا ایک نیا خزانہ اسے عطا ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ ایک نئے علم کے دروازے اس پر کھلے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے ذکر پر جس کے متعلق مسٹر میتشائل بہت کچھ جاننا اور معلوم کرنے کے متمنی تھے حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے تھے۔ زخم مندمل ہونے پر وہ بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں شام، عراق، ایران اور افغانستان کے راستے کشمیر آئے وہیں انہوں نے وفات پائی اور ان کی قبر آج بھی وہاں موجود ہے۔ حضور نے اس کے ثبوت میں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا کہ افغانستان کے باشندوں کے چہروں کے خدوخال یہودیوں کے عین مشابہ ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے ایک یہودی کی کتاب کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اُس نے لکھا ہے کہ افغان باشندے اپنی وضع قطع، لباس اور طرز بود و باش میں مجھ سے بھی بڑھ کر یہودی ہیں۔ حضور نے خود قرآن مجید اور انجیل کی آیات کی رُو سے مسیح علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اترنا اور بعد میں لمبی عمر پا کر وفات پانا ثابت کیا۔ اس ضمن میں حضور نے ان تاریخی اور طبی کتابوں کا بھی ذکر فرمایا جن میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے جو صلیب سے لگنے والے زخموں کے اندمال کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

یہ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے دوران اس امر کا بھی ذکر آیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے حضور نے اس کی متعدد مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

(باقی)

ختم ہوگی کب جُدائی کی گھڑی

آ رہی ہے ہر طرف سے یہ صدا
حضرتِ ناصرؔ تِرا حافظ خُدا

تیری فرقت میں پڑا روتا ہوں میں!
اے میرے دل کے سہارے آ بھی جا

ختم ہوگی کب جُدائی کی گھڑی
کہہ رہے ہیں چاند تارے آ بھی جا
سُونی سُونی سی ہیں گلیاں شہر کی
آ کے تُو اِک بار پھر جلوہ دکھا
پیار سے دل جیت لیں گے ایک دن
ساری دُنیا کہہ اُٹھے گی لَا اِلٰہ
آندھی اور طوفان سب چھٹ جائیں گے
ہر طرف سے آئے گی ٹھنڈی ہوَا
مُسکراتے ہی رہیں گے روز و شب
راستے میں آئیں گر فکر و بلا
تیرے صدقے تیرے واری جاؤں میں
تیرا فانیؔ دل سے ہے تجھ پر فدا

(چوہدری محمد اکبر فانیؔ پنشنر تحریک جدید گفٹ شاپنگ سنٹر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح و شادی کی تقریبات اور غیر شرعی رسوم

محترم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(٢)

پنجم:- تقریب رخصتانہ کے عملی وقوع کے بارے میں ہندوؤں کی دیکھا دیکھی یا یوں کہہ لیں کہ چونکہ برصغیر کی اکثریت ہندوؤں میں سے ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئی تھی جن کی مناسب تربیت کے سامان میسر نہ تھے۔ اس لئے اس میں ان میں ہندوانہ رسم و رواج بدستور جاری و ساری رہے لیکن اب خدا کا فضل ہے کہ ان میں سے بہت سارے ختم ہو چکے ہیں۔ مگر چند ایک کا وجود باقی ہے جن کے خلاف سخت جہاد کی ضرورت ہے۔

چنانچہ ان رسوم و رواج میں سے ایک سہرا باندھنا باقی ہے۔ اب بعض حلقوں میں سہرا تو نہیں باندھا جاتا مگر لڑکے کو..... ہار پہنائے جاتے ہیں اور چونکہ یہ ہار بازار سے کرایہ پر بھی دستیاب ہو جاتے ہیں اس لئے نوٹوں سے لدے پھندے ہار اتنے لمبے اور بکثرت ہو جاتے ہیں کہ دولہا کا خوبصورت نظر آنے کی بجائے بُرا سا نظر آنے لگتا ہے۔ پھر ان کا ایک یہ بھی نقصان ہے جس کے خلاف بعض دفعہ اخبارات میں بھی پروٹسٹ ہو چکا ہے کہ ہر چھوٹے بڑے شہر کی ہر منیاری کی دکان پر سینکڑوں اور ہزاروں روپیوں کے روپیہ روپیہ کے نوٹ ان ہاروں میں بے مصرف لٹکے رہتے ہیں جس سے بڑی قیمت کے نوٹ بھنانے میں دشواری بھی پیش آتی ہے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ اس اسراف اور بے جا نمائش سے پرہیز کیا جائے اور ان کی بجائے پھولوں یا بغیر نوٹوں کے سادہ ہار پہنائے جائیں۔

سہرا باندھنے اور ہار پہنانے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات نذر قلم ہیں فرمایا:-

(١) "سہرے کا طریق بدعت ہے" ـــــ پھر فرمایا

"یہ تو آدمی کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔ دراصل یہ رسم ہندوؤں سے مسلمانوں میں آئی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔"

(الفضل ۴؍ جنوری ۱۹۴۶ء)

٢- محترم حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر فرمایا:-

"دولہا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا ناجائز نہیں اور جب حضور کے گلے میں اور میر صاحب کے گلے میں ہار ڈالے گئے تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"میر صاحب کے سر پر ہار باندھ دیا جائے۔" (الفضل ۵؍ جون ۱۹۳۸ء)

پس حضور کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ دولہا کی شناخت کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس کے لئے سہرا مناسب نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کے ہار وغیرہ ٹھیک ہیں جو محض نمائش اور دکھاوا ہوں اور بے جا فضول خرچی اور اسراف کے آئینہ دار ہوں۔

ششم:- تقریب رخصتانہ کے عملی وقوع کے بارے میں ہماری شرع سے یہ ثابت ہے کہ لڑکی والے خود ہی لڑکی کو لڑکے کے گھر جا کر چھوڑ آئے اور یہ بھی ثابت ہے کہ لڑکے والے لڑکی کو لینے اس کے گھر پر آگئے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"یہ بات دونوں طرح ثابت ہے کہ لڑکے والے بھی جا کر لڑکی کو لے آتے ہیں اور ایسا ہی ثابت ہے کہ خود لڑکی والے لڑکے کے گھر لڑکی پہنچا دیتے ہیں بلکہ میرا مطالعہ تو یہ ہے کہ کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ خود لڑکی والے لڑکے والوں کے گھر لڑکی کو لے آئے۔"

(الفضل ۱۸؍ اپریل ۱۹۳۰ء)

مگر اس بارے میں اصل بات جو قابل توجہ ہے وہ بارات کا مسئلہ ہے جو اس زمانے میں سخت ناپسندیدہ اور تکلیف دہ صورت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں جہاں کچھ رسومات ہم ترک کر چکے ہیں وہاں کچھ نئی بدعتیں ہمارے معاشرہ میں دن بدن جڑ پکڑ رہی ہیں مثلاً باوجود اس کے کہ حکومت وقت نے تقریب رخصتانہ کی دعوت طعام پر ایک خاص حد تک پابندی عائد کر رکھی ہے۔ پھر بھی ایسا ہوتا رہتا ہے کہ بارات میں ضرورت سے زیادہ آدمی آجاتے ہیں جن میں ایک معتدبہ حصہ مستورات کا ہوتا ہے۔ جن میں زیادہ تر بے پردہ اور "تبرّج الجاہلیت" کا شکار عورتیں شامل ہوتی ہیں ـــ یقیناً عورتوں کا اس طرح بن سنور کر بے پردہ ایسی تقریبات میں شامل ہونا قابلِ تعریف بات نہیں ہے۔

پھر اس بارے میں ایک اور انتہائی تکلیف دہ بات یہ رواج پذیر ہو چکی ہے کہ بارات کے ساتھ ریکارڈنگ اور لاؤڈ سپیکر کا پورا پورا بندوبست ہوتا ہے۔ یہ ریکارڈ انتہائی فحش اور گندے گانوں سے بھرے ہوتے ہیں جو لڑکے اور لڑکی کے گاؤں میں دو تین دن تک عوامی سمع خراشی کا موجب بنتے ہیں جس سے نہ صرف شرافت و حیا کا ہی جنازہ نکلتا ہے بلکہ وہ طالب علموں اور بیماروں کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور اذیت کا باعث بنتے ہیں اور ستم یہ کہ انہی گندے اور فحش گیتوں کو شوریدہ سر لوگ ان فرمائش پر بار بار لگواتے ہیں اور اس طرح لاؤڈ سپیکر والا تو سینکڑوں اور ہزاروں روپے کما کر چلتا بنتا ہے مگر گاؤں کے بچے بچے کی زبان پر وہ گیت لہلہا رہے ہوتے ہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ مشترکہ قومی لحاظ سے اس بدعت کے خلاف جہاد کیا جائے۔

اس سلسلے میں یہ بھی عرض کروں کہ پچھلے دنوں ایک دو باراتوں میں پرانا بینڈ باجا بھی بجتے دیکھا گیا حالانکہ مدت ہوئی کہ اس کا رواج ختم ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس بارے میں بھی توجہ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ رسم پھر رواج نہ پکڑ لے۔ ہمارا لٹریچر گواہ ہے کہ جب حضرت بانی جماعت احمدیہ سے باجے وغیرہ کی بابت دریافت کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا:-

"اگر اپنی شان و شوکت دکھانا مقصود ہے تو فضول ہے اور اگر یہ غرض ہے کہ نکاح کا صرف اعلان ہو تو اگر گھر سے بھی باجا بجتا جاوے تو کچھ حرج نہیں ہے اسلامی جنگوں میں بھی تو باجا بجتا ہے۔ وہ بھی ایک اعلان ہی ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۵۲)

ہفتم:- شادی کی تقریبات خوشی اور مسرت کے اظہار کے لئے گیت ایک لازمی ذریعہ ہے اس لئے شریعتِ اسلامیہ جو انسانی فطرت کے خواص سے بخوبی واقف ہے اس نے ایسی تقریبات میں گیت گانے کی اجازت دی ہے۔ مگر چند شرائط کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ........ آتش بازی چلانا اور رنڈیوں بھڑووں ڈوم ڈھاریوں کو دینا حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع ہو جاتا ہے اور گناہ سر چڑھتا ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۵۳)

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر گیت گندے اور ناپاک نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لے گئے تو لڑکیوں نے مل کر آپ کی تعریف میں گیت گائے تھے اس وقت لڑکیوں نے جو پہلا گیت

گویا۔ اس کا مطلع یہ تھا۔
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
۔ یعنی طلوع ہوا چاند (بدر)
ہم پہ ثنیات الوداع سے۔"
(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۵۲)

پھر فرماتے ہیں:۔
"غرض اس طرح پر اگر وہ فسق و فجور کے گیت نہ ہوں تو منع نہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہیئے کہ عورتوں کی ایسی مجلسوں میں بیٹھیں یہ یاد رکھو کہ جہاں ذرا بھی مظنہ فسق و فجور ہو وہ منع ہے"
(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۵۲)

تاریخ احمدیت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بار حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں یہ شکایت کی گئی تھی کہ ایک احمدی گھر میں فلمی گیت گائے اور ناچا گیا ہے تو حضور نے احباب کو بلا کر فرمایا تھا:۔
"اپنے بیوی بچوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ آئندہ کسی گھر میں ایسا طریق اختیار کیا گیا تو جماعت کے مردوں اور عورتوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ ایسے لوگوں کی شادیوں میں شریک نہ ہوا کریں۔"
(الفضل ۱۴ جون ۱۹۳۸ء)

پھر فرمایا:۔
"بیاہ شادی کے موقع پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔ پڑھنے والی مستاجرہ نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔"

نیز فرمایا:۔
عورتوں کا عورتوں میں دف کے ساتھ پاکیزہ گانا منع نہیں ہے"
(الفضل ۱۴ جون ۱۹۳۸ء)

مذکورہ بالا ارشادات سے واضح ہے کہ ہماری شرع میں خوشی اور شادی کی تقاریب میں عورتوں کو گیت گانا جائز ہے۔ مگر بعض شرائط کے ساتھ۔ اس لئے ان شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

میں یہاں یہ عرض کر دوں کہ عام طور پر دیہات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان طبقہ بارات کے ساتھ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر لے جاتے ہیں۔ اور راستہ میں اور لڑکی کے گاؤں میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے ان کو بغلوں میں لئے پھرتے ہیں جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ اس لئے اس قسم کی حرکات کا بھی سدباب ہونا ضروری ہے۔ پھر اس طرح ایک دوسرا پہلو میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ گداگر عورتیں ایسی تقاریب میں آکر مانگنے کی بجائے گانا اور ناچنا شروع کر دیتی ہیں اور اس طرح لاابالی نوجوانوں سے روپے بٹور لیتی ہیں۔ لہذا اس چیز کا بھی فی الفور تدارک ہونا چاہیئے۔

ہشتم:۔ شادی کی سب سے المناک اور بھیانک رسم یہ ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے قیمتی زیورات اور بڑھیا پارچات کا مطالبہ کرتے ہیں تو لڑکے والے اس کے جواب میں ان سے گراں قدر جہیز کے طالب بنتے ہیں جس سے اچھے کھاتے پیتے خاندان کی لڑکیاں بعض دفعہ اپنی موت سے قبل ہی جاں بحق ہو جاتی ہیں اور غریب عوام کے لئے ان کی لڑکیاں سوہان روح بن جاتی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس پر بھی اہل وطن اس بُری رسم سے باز نہیں آتے حالانکہ حکومت وطن نے ایک خاص مقدار سے زیادہ جہیز دینے کو قابل تعزیر جرم قرار دے رکھا ہے۔ بس ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بری اور قبیح رسم کو جلد سے جلد خیر باد کہہ دیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔
"لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہوتا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آتے۔ یہ خاوند کا کام ہے کہ اپنی بیوی کے لئے جو تحائف مناسب سمجھے لائے..... وہ کیا تحفہ ہے جو مجبور کر کے اور یہ کہہ کر کہ اگر یہ چیزیں نہ دو گے تو لڑکی نہیں دی جائے گی وصول کیا جائے۔ یہ تحفہ نہیں بلکہ جرمانہ ہو گا۔"
(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء)

پھر فرماتے ہیں:۔
"ہندوؤں کے پاس رہنے سے مسلمانوں پر یہ اثر پڑا ہے کہ انہوں نے اپنی اسلامی سادگی جو نکاح میں تھی قربان کر دی نکاح کے لئے کسی روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مہر عورت کا حق ہے...... باقی جو سوال لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں سے ہوتا ہے کیا زیور کپڑا دو گے۔ اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے یہ کہ کیا لڑکی کو دو گے۔ بہت تباہی بخش اور ذلیل طریق ہے"
(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۱ء)

نیز فرمایا:۔
"جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے عورت اپنے ساتھ کچھ لائے یہ ضروری نہیں۔ اور اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں! اگر اس کے والدین خوشی سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔"
(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

جہیز کے ہی سلسلہ میں ایک دوسری رسم جس کا قلع قمع ضروری ہے وہ جہیز کی نمائش سے تعلق رکھتی ہے جو عموماً غریب طبقہ کے لئے وبال جان بن جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔
"لڑکیاں جب اپنی سہیلیوں کے جہیز وغیرہ کو دیکھتی ہیں تو پھر وہ بھی اپنے والدین سے ایسی ہی اشیاء لینا چاہتی ہیں اور اس طرح کی نمائش گویا جذبات کو صدمہ پہنچانے والی چیز بن جاتی ہے۔ جو کچھ بھی دیا جائے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے۔"
(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۲۴)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لیے سر بمہر فیصد آئیٹم ریٹ ٹینڈر شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ مغربی پاکستان بی اینڈ آر ڈیپارٹمنٹ سنٹرل زون لاہور شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ پبلک ہیلتھ اور فراہمی بجلی پر بتاریخ ۱۶-۱۱-۱۹۸۰ محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مطلوب ہیں جن کے ناموں کی تجدید یا اندراج برائے سال ۱۹۸۰ء ہو چکی ہو اور مقررہ فیس کی ادائیگی کر چکے ہوں۔ ٹینڈر اسی وقت ٹینڈر دہندگان یا ان کے مختار کار کی موجودگی میں جو وہاں موجود رہنا چاہیں کھولے جائیں گے زر ضمانت سرکاری خزانہ کے چالان یا لوکل شیڈول بینک کی ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں ٹینڈر کے ہمراہ آنا ضروری ہے۔ ٹینڈر بغیر زر ضمانت مشروط یا بذریعہ تار ارسال کردہ قبول نہ ہوں گے زیر دستخطی اور سپرنٹنڈنگ انجینیر لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا کو حق حاصل ہو گا کہ وہ کسی بھی ٹینڈر یا تمام ٹینڈروں کو بغیر وجہ بتائے مسترد کر سکتا ہے

کام کی تفصیلات اور دیگر شرائط وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات کے دوران کسی بھی دن دیکھی جا سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد
۱۔ تعمیر ۴ نمبر سینئر کوارٹر کینال کالونی سرگودھا	۵،۶۰،۰۰۰	۱۱،۲۰۰	۶ ماہ
۲۔ موگے بنانے فالز۔ ہیڈ ریگولیٹر اور پکے بند بنانے راجباہ مسن میں	۶۵،۰۰۰	۱۳۰۰	۲ ماہ

مہتمم انہار سرگودھا ڈویژن
سرگودھا

IPL-6143

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ صدر لجنہ مرکزیہ کا دورہ سرحد

(محترمہ نصرت جہاں شمس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

محترمہ سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے ازراہ شفقت صوبہ سرحد کا دورہ منظور فرما کر ہم پر بڑا احسان کیا۔ ان کا دورہ پروگرام کے مطابق ۲۴ راگست ۱۹۸۰ء کو پشاور سے شروع ہوا پشاور میں ۲۴ راگست کو گیارہ بجے صدر صاحبہ لجنہ مقامی، بیگم امیر صاحب مقامی، محترم مرزا مقصود احمد صاحب امیر مقامی اور بیگم مرزا منظور احمد صاحب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ مع ممبرات امیر صاحب کے گھر تشریف لے گئیں جہاں پر مجلس عاملہ کی ممبرات کے علاوہ دیگر ممبرات نے مسکراتے چہروں سے آپکا استقبال کیا اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے ممبرات اپنے درمیان اس مبارک ہستی کو ۱۴ سال بعد موجود پا کر بہت خوشی محسوس کر رہی تھیں محترمہ صدر صاحبہ اس سے قبل اپریل ۱۹۶۶ میں پشاور اور ۱۹۶۷ میں مردان تشریف لائی تھیں

۲۵ راگست کو تربیتی اجلاسوں کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں لجنہ پشاور کا تربیتی اجلاس ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کی تلاوت قرآن کریم محترمہ مسز ناصر احمد صاحب سیکشن آفیسر نے کی۔ محترمہ چھوٹی آپا صاحبہ نے عہد دہرایا محترمہ آخوند ود صاحبہ آف بازید خیل نے منظوم سپاسنامہ پیش کیا جس کا اردو ترجمہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صدر لجنہ پشاور نے کیا۔ خاکسار نصرت جہاں شمس نے [illegible] سے نظم سنائی بعد میں ایک پشتو میں نظم جو کہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ نے آپکی آمد پر لکھی تھی اردو ترجمہ کے ساتھ سنائی۔ مقامی اجتماع میں اول، دوم اور سوم آنیوالی بچیوں نے اپنی تقریریں کیں بعد میں سلمہ صدیق صاحبہ اور تسلیم آرا صاحبہ آف بازید خیل نے علی الترتیب "مقام حضرت مسیح موعود" اور "صداقت حضرت مسیح موعود" پر تقریریں کیں۔ انجمن آرا صاحبہ اور زرینہ بیگم صاحبہ آف پبی اور نذیرہ یوسف صاحبہ اور امۃ الوحید صاحبہ نے نظمیں سنائیں۔ چار ممبرات نے "بدرگاہِ ذی شان خیر الانام" نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مرکزی نمائندہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن بچیوں نے مقامی اجتماع میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے ان میں انعامات تقسیم کیے آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے "سیرت النبی" کے موضوع پر موثر اور مدلل تقریر کی آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کی جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ کی سیرت کو اپنایا جائے" آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں قرآن مجید کا پڑھنا مشکل ہے جبکہ عربی اس قدر آسان زبان ہے کہ ہمارے بچے ۵ یا ۶ سال کی عمر تک قرآن مجید کا ناظرہ پڑھ لیتے ہیں۔ بعد از دعا یہ تربیتی اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے مستورات کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا کھایا۔

اچینی، تہکال بالا، شیخ محمدی، پبی اور بازید خیل کی ممبرات نے اس اجتماع میں شرکت کی۔

۲۶ راگست کو محترمہ صدر صاحبہ نے مردان کا دورہ کیا آپ کے ہمراہ محترمہ صاحبزادی امتہ المتین صاحبہ، محترمہ رضیہ درد صاحبہ کے علاوہ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ صدر لجنہ پشاور، محترمہ امتہ الرشید صاحبہ محترمہ نذیرہ یوسف صاحبہ اور محترمہ بیگم سیف الرحمان صاحبہ کوہاٹی شامل تھیں اجتماع کا اہتمام مردان کی مسجد احمدیہ میں کیا گیا صبح تقریباً ۱۰ بجے یہ اجتماع زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ شروع ہوا آپا حاجی زینت صاحبہ نے تلاوت کی سیدہ صدر صاحبہ نے عہد دہرایا اس کے بعد محترمہ ثریا نذیر صاحبہ نے سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا محترمہ نسیم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ مختلف مواضع کے علاوہ صالحہ کشور صاحبہ نے "حضور کے عورتوں پر احسانات" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ ایک غیر از جماعت بہن نے پشتو نعت سنائی اجتماع میں تقریر کرنے والی بچیوں میں محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کیے۔ مرکزی نمائندہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے اپنی تقریر میں مستورات کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سیرت النبی کے موضوع پر اپنے زریں خیالات کا اظہار فرمایا دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔ آپ نے مستورات کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور دو بجے یہ وفد نوشہرہ کے لیے روانہ ہوا تین بجے نوشہرہ پہنچے۔ پانچ بجے مسجد احمدیہ نوشہرہ میں لجنہ نوشہرہ کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک محترمہ امۃ الحمید صاحبہ نے کی سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے عہد دہرایا سپاسنامہ محترمہ مسز ناصر احمد نائب صدر لجنہ نوشہرہ نے پیش کیا رضیہ بخاری صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی تقریر کے بعد محترمہ سیدہ چھوٹی آپا نے سیرت النبی کے موضوع پر تقریر کی یہ اجلاس دعا کے بعد اختتام کو پہنچا۔ آپ نے نوشہرہ ممبرات کے ساتھ مل کر چائے نوش فرمائی ۷ بجے یہ وفد پشاور کے لیے روانہ ہوا۔

۲۷ راگست آرام کا دن تھا تاہم محترم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کے گھر رات کو کھانے کا انتظام تھا جس میں سو کے لگ بھگ مستورات نے شرکت کی کچھ غیر از جماعت بہنیں بھی اس کھانے میں مدعو تھیں۔ اسی شام مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ نے کی کارکنان کے انتخاب کے بعد ان کا تعارف چھوٹی آپا سے کروایا گیا۔ نئی صدر محترمہ شمیم شریف صاحبہ نے کارکنات سے خطاب فرمایا اور فرمایا کہ وہ اپنے کام صحیح طریق سے کریں اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالیں کارکنات کے باہمی تعاون سے کام ہو سکے گا دعا کے بعد مجلس عاملہ کا اجلاس ختم ہوا

۲۸ راگست کو صبح آٹھ بجے محترمہ صدر صاحبہ، محترمہ سیدہ امۃ المتین صاحبہ، محترمہ رضیہ درد صاحبہ کے علاوہ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ مقامی اور محترمہ مسز ارباب عبد الاکبر اور مسز مرزا مقصود احمد امیر صاحب پر مشتمل یہ وفد ایبٹ آباد کے لیے روانہ ہوا تقریباً ۱۲ بجے صاحبزادہ عبد الرشید صاحب امیر جماعت مقامی کے گھر اجلاس منعقد ہوا تلاوت محترمہ مسز اسلم نے کی محترمہ سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے عہد دہرایا سپاسنامہ محترمہ مسز اکبر ساہی صاحبہ صدر لجنہ ایبٹ آباد نے پیش کیا مختلف پروگراموں کے علاوہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ کی تقریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے سیرۃ النبی کے موضوع پر تقریر کی اور مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس تربیتی اجلاس میں بالاکوٹ، داتہ، اور مانسہرہ کی مستورات نے شرکت کی۔ رات ایبٹ آباد میں گذار کر یہ وفد صبح آٹھ بجے تربیلا ڈیم کے لیے روانہ ہوا

جمعہ کی نماز کے بعد ۲۹ راگست کو صاحبزادہ خلیل الرحمان صاحب کے گھر پر تربیتی اجلاس ہوا۔ محترمہ چھوٹی آپا صاحبہ نے بہت موثر انداز میں ممبرات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور قیمتی نصائح سے نوازا بعد از دعا یہ اجلاس ختم ہوا یہ اس دورہ کا آخری اجلاس تھا۔ اس کے بعد یہ قافلہ دعاؤں کے ساتھ چار بجے راولپنڈی کے لیے روانہ ہوا

صوبہ سرحد کی خواتین حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ کی تہہ دل سے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمیں اپنے قیمتی نصائح سے نوازا۔

خدا تعالیٰ آپکی کوششوں کو بارآور کرے اور آپکو اچھی صحت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے نیز اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ القدیر عرصہ تیرہ چودہ سال سے بیمار ہے پاؤں میں زخم ہو جانیکی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے

احباب جماعت سے اسکی کامل و عاجل شفا کیلئے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

(امۃ الرشید اہلیہ
(وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ)
محمد یعقوب صاحب گولبازار ربوہ

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں تربیتی جلسے

حیدر آباد (سندھ)

مورخہ ۴، ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ بیت الظفر لطیف آباد میں مجلس انصار اللہ ضلع حیدر آباد کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ یہ اجتماع ۴ ستمبر کو چار بجے شام سے لیکر اگلے روز ۴ بجے شام تک جاری رہا۔ اس اجتماع کے کل پانچ اجلاس منعقد ہوئے جس میں صدارت کے فرائض بالترتیب محترم میر نور احمد صاحب تالپور۔ خاکسار عبد الغفور چوہدری۔ مکرم بابو عبد الغفار صاحب امیر حیدر آباد۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سر انجام دیئے جملہ اجلاس تلاوت قرآن پاک اور نظم سے شروع ہوئے اجلاس اول اور اجلاس آخر میں مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا جن علماء کرام و دیگر بزرگان نے تقاریر فرمائیں ان کی تفصیل یہ ہے

۱۔ مکرم نسیم انور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد — ۱۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ ۲۔ وفات مسیح علیہ السلام

۲۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ بدین — سیرت طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ مکرم محمود احمد صاحب منیب مربی سلسلہ کنری پاک — ۱۔ آیت خاتم النبیین کی تفسیر ۲۔ برکات خلافت

۴۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدر آباد — ۱۔ اجتماع کے مقاصد ۲۔ تحریک خلافت ثالثہ اور ہماری ذمہ داریاں

۵۔ مکرم بابو محمود احمد صاحب ریٹائرڈ ریلوے — انصار اللہ کی ذمہ داریاں

۶۔ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد — ذکر حبیب

۷۔ ماسٹر عزیز احمد صاحب بی۔ اے — صداقت حضرت مسیح موعودؑ

علاوہ ازیں مکرم محمد شریف احمد صاحب سنوری اور چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل اسسٹنٹ پروفیسر زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام نے کتب حضرت مسیح موعودؑ ۔ مکرم نثار احمد صاحب لشاری مکرم بابو عبد الغفار صاحب امیر جماعت و رانا عطاء اللہ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود کا درس دیا۔ محترم مربی صاحب بدین اور بشیر آباد نے درس قرآن و حدیث دیا۔

۵ ستمبر صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک کے سفر کی کامیابی اور بخیریت وطن مراجعت کے لیے سوز و گداز سے دعائیں کی گئیں خطبہ جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے ارشاد فرمایا آپ نے نہایت احسن رنگ میں فرائض تبلیغ کی ادائیگی کے متعلق قرآنی آیات کی رو سے روشنی ڈالی اس خطبہ کو کثیر احباب جماعت مرد و زن اور بعض غیر احمدیوں نے بھی جو جمعہ کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے سماعت فرمایا اور خوشکن اثر لیا۔

جمعہ اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرنے کے بعد اختتامی اجلاس محترم صدر صاحب مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مختلف مقابلوں میں اول اور دوم آنے والوں کو آپ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اس کے بعد آپ نے نہایت ہی دلنشین انداز میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی عہد و دعا کے ساتھ چار بجے شام یہ نہایت ہی بابرکت اور علمی اجتماع اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علی ذالک اور اس کے بعد مہمانوں کو واپس اپنے اپنے گھروں میں جانے کی اجازت دی گئی اس اجتماع میں تلاوت نظم آذان اور تقاریر کے علمی مقابلے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی وقت کی رعایت سے والی بال۔ رسہ کشی کلائی پکڑنا اور میوزیکل چیئرز کے دلچسپ ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ اور ان مقابلوں میں اول و دوم آنیوالوں کو انعامات دیئے گئے۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا بیرونی مجالس کے انداز اً دو صد کے قریب انصار شامل اجتماع ہوئے اس اجتماع کے کامیاب انعقاد پر محترم صدر صاحب نے تحریراً خوشنودی کا اظہار فرمایا اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں خدام الاحمدیہ نے بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ انکو اجر جزیل عطا فرمائے احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور مجلس حیدر آباد کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اللھم آمین۔

(عبد الغفور چوہدری ناظم انصار اللہ ضلع حیدر آباد (سندھ))

ڈاہرانوالہ (ضلع بہاولنگر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ مراد ڈاہرانوالہ میں مورخہ ۲۲/۸/۸۰ بروز جمعہ ایک کامیاب تربیتی و تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس اوّل مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

۱۔ مکرم رانا نجم الدین صاحب ۔ قرآن کریم کے فضائل۔ محمد احمد صاحب ناصر طفل میں کون ہوں؟ طاہر محمود صاحب طفل حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ ۔ محمد انور صاحب طفل حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ مکرم احمد خان صاحب منڈرانی معلم وقف جدید خلافت کی اہمیت۔ مولوی عبد الرشید صاحب ایاز حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ اور غلبۂ اسلام

اجلاس اوّل کی کارروائی مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کی تقریر کے بعد اختتام پذیر ہوئی بعد ازاں تقریباً ڈیڑھ صد حاضرین جلسہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ازاں بعد نماز جمعہ ادا کی گئی مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر دلچسپ انداز میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم قائد خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کی صدارت میں شروع ہوئی پروگرام درج ذیل تھا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں

مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید عنوان ربّ السمٰوٰت والارض

مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد حضرت مسیح موعود کے کارنامے

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم عنوان حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ

مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ احمدیہ عنوان ذکر حبیب علیہ السلام

یہ اجتماع تقاریر کے مؤثر اور دلچسپ پروگرام کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ دعا چوہدری نذیر احمد صاحب خادم نے کروائی بعد از دعا جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(محمد حسین نگ صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں محمد یعقوب صاحب برادر اصغر ڈپٹی میاں محمد شریف مرحوم بروز بدھ بتاریخ ۸ اکتوبر صبح ... بجے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات کے وقت آپکی عمر ۸۵ سال تھی۔ مرحوم لاہور کی میاں فیملی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مختلف حیثیتوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرتے رہے قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ڈرائنگ ماسٹر رہے۔ وقف جدید اور تحریک جدید میں بطور انسپکٹر مال بھی کام کرتے رہے مرحوم بہت ملنسار، خوش مزاج اور خوش اخلاق تھے مرحوم کے لواحقین میں بیوہ تین لڑکے خاکسار مرزا الیاس احمد، مرزا اعجاز احمد اور مرزا اکرام احمد ہیں پانچ لڑکیوں میں سے صرف دو لڑکیاں بقید حیات ہیں

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

(مرزا الیاس احمد محلہ دار النصر غربی ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار جرمنی میں عرصہ تین ماہ سے بائیں گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے اور ڈاکٹروں نے بیشمار ایکسرے لیے ہیں اور بڑی ریسرچ کی ہے لیکن ان کو ابھی تک کوئی بھی درد کی وجہ نہیں ملی ہے بڑے بڑے سپیشلسٹ ڈاکٹروں نے بھی معائنہ کیا ہے اور مجھے از حد تکلیف ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الواحد مغربی جرمنی)

۲۔ برخوردار لطیف الرحمٰن صاحب طارق سنوری نے ناظم آباد کراچی میں نیا مکان بنایا ہے۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت "بیت اللطیف" نام تجویز کیا ہے خاندان نبوت و احباب جماعت سے مکان کے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لیے درخواست دعا ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمان سنوری بیت الحمد ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد شیخ ممتاز رسول صاحب کا گردے کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا کرے آمین

(شیخ محمد احمد محمود ابن شیخ ممتاز رسول ۱۵۶/۲ ڈرگ کالونی کراچی ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

منعقدہ ۳۱؍اخاء/اکتوبر ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء ویکم و ۲؍نبوت/نومبر ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء

۳۱؍اخاء/اکتوبر ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اوّل بعد دوپہر

۳۰-۳ تا ۴۰-۳ شام — تلاوت قرآن کریم — مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

۴۰-۳ تا — دعا۔ عہد / افتتاحی خطاب — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائیگی

۴۵ منٹ — ورزشی و تفریحی مقابلہ جات

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

اجلاس دوم

۳۰-۷ تا ۴۰-۷ رات — تلاوت قرآن کریم — مکرم قاری عاشق حسین صاحب

۴۰-۷ تا ۵۰-۷ — نظم — " چوہدری شبیر احمد صاحب

۵۰-۷ تا ۰۰-۸ — درس قرآن کریم — " مرزا عبد الحق صاحب

۰۰-۸ تا ۱۰-۸ — درس حدیث — " مولانا بشارت احمد صاحب بشیر

۱۰-۸ تا ۲۰-۸ — درس ملفوظات — " محمد شفیع صاحب اشرف

۲۰-۸ تا ۳۵-۸ — سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — " ملک سیف الرحمٰن صاحب

۳۵-۸ تا ۵۰-۸ — سیرت صحابہؓ " " " — " مولوی غلام باری صاحب سیف

— شب بخیر —

یکم نبوت/نومبر ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ

۱۵-۴ تا ۰۰-۵ صبح — نماز تہجد — مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

۰۰-۵ تا ۳۵-۵ — نماز فجر — " صوفی غلام محمد صاحب

اجلاس اوّل

۳۵-۵ تا ۵۰-۵ — درس قرآن کریم — مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب

۵۰-۵ تا ۰۵-۶ — درس حدیث — " مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی

۰۵-۶ تا ۲۰-۶ — درس ملفوظات — " مولوی السید احمد علی شاہ صاحب

۵ منٹ — وقفہ برائے اعلانات

۲۵-۶ تا ۱۵-۷ — سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

۱۵ منٹ — ا۔ حضورؐ کی اہلی زندگی — مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل

" — ب۔ حضورؐ کی ہمدردی خلوق — " بشیر احمد خان صاحب رفیق

" — ج۔ حضورؐ کا طریق تربیت — " ملک مبارک احمد صاحب

۱۵-۷ تا ۴۵-۸ — ناشتہ وغیرہ

اجلاس دوم

۴۵-۸ تا ۵۳-۸ — تلاوت قرآن کریم — مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب

۵۳-۸ تا ۰۰-۹ — نظم — " قریشی عبد الرحمٰن صاحب

۰۰-۹ تا ۳۰-۹ — سیرت صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ منٹ — حضرت ابوبکر صدیقؓ — " مولوی برکت اللہ صاحب محمود

" — حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ — " مولوی بشارت احمد صاحب بشیر

۳۰-۹ تا ۰۰-۱۰ — صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ — " پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب

۰۰-۱۰ تا ۰۰-۱۱ — "ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار" (ذاتی تجربات) — چار نو مبائعین الٰہی راہنمائی کی بنیاد پر اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرینگے اس کا انتظام مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فرمائینگے

۰۰-۱۱ تا ۵۰-۱۲ — مجلس شوریٰ — زیر صدارت صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۵۰-۱۲ تا ۰۰-۳ — طعام۔ نماز ظہر و عصر۔

اجلاس سوم

۰۰-۳ تا ۰۸-۳ — تلاوت قرآن کریم — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر

۰۸-۳ تا ۱۵-۳ — نظم — " چوہدری شبیر احمد صاحب

۱۵-۳ تا ۳۰-۳ — درس قرآن کریم — " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

۳۰-۳ تا ۰۰-۴ — سیرت صحابہ

۱۵ منٹ — ا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ — " مولوی چراغ دین صاحب

" — ب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ — " " دوست محمد صاحب شاہد

۰۰-۴ تا ۲۰-۴ — علماء کا ایک بورڈ حاضرین جلسہ کے بعض سوالات کے تسلی بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں بورڈ کے ارکان وضاحت کریں گے
(ارکان بورڈ)
۱۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب
۳۔ " ملک سیف الرحمٰن صاحب
۴۔ " سید احمد علی شاہ صاحب
۵۔ " مرزا انس احمد صاحب

۲۰-۴ تا ۰۵-۵ — ا۔ اجلاس ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ و قائدین مجلس عاملہ مرکزیہ۔
ب۔ ورزشی مقابلہ جات
ج۔ تقریری مقابلہ (زیر انتظام قائد صاحب تعلیم)
— (منصفین) —
عنوانات:
(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ ..... یحببکم اللہ۔ — ۱۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
(۲) امام مہدیؑ کا مقام — ۲۔ " مولوی محمد احمد صاحب جلیل
(۳) مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں — ۳۔ " ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب
(۴) صلح حدیبیہ — ۴۔ " مولانا دوست محمد صاحب شاہد

۰۵-۵ تا ۳۰-۷ — وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

اجلاس چہارم

۳۰-۷ تا ۳۸-۷ رات — تلاوت قرآن کریم — مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری

۳۸-۷ تا ۴۵-۷ — نظم — " حکیم نذیر احمد صاحب

۴۵-۷ تا ۰۵-۸ — انصار اللہ کی ذمہ داریاں — " مسعود احمد صاحب جہلمی

۰۵-۸ تا ۱۵-۸ — تربیت اولاد — " مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ

— شب بخیر —

۲؍نبوت/نومبر ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء بروز اتوار

۱۵-۴ تا ۰۰-۵ صبح — نماز تہجد — مکرم قاری عاشق حسین صاحب

۰۰-۵ تا ۲۵-۵ — نماز فجر — " " " " " "

اجلاس اوّل

۳۵-۵ تا ۵۰-۵ — درس قرآن کریم — مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

۵۰-۵ تا ۰۵-۶ — درس حدیث — " مولانا غلام باری صاحب سیف

۰۵-۶ تا ۲۰-۶ — درس ملفوظات — " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب

۲۰-۶ تا ۳۵-۶ — عاجزی و فروتنی — " شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ

۳۵-۶ تا ۵۰-۶ — تکبر اور بدظنی — " سید احمد علی شاہ صاحب

۵۰-۶ تا ۰۵-۷ — نظم (نوجوانوں کے نام) جلال اللہ اللہ

(ذکر حبیبؑ) — (زیر انتظام قائد صاحب تعلیم)

۰۵-۷ تا ۲۰-۷ — ذکر حبیبؑ پر مقالہ پڑھیں گے۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل

۲۰-۷ تا ۳۵-۷ — ذکر حبیبؑ — " محمد حسین صاحب صحابی

۳۵-۷ تا ۴۵-۸ — ناشتہ وغیرہ۔

اجلاس دوم

۴۵-۸ تا ۵۲-۸ — تلاوت قرآن کریم — مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب

۵۲-۸ تا ۰۰-۹ — نظم — " چوہدری شبیر احمد صاحب

۰۰-۹ تا ۴۵-۹ — سوال و جواب (سیاست سے متعلق کوئی سوال نہ ہوگا) — (مجیب) —
(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (۲) مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب (۳) مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
(۴) " پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ۵۔ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب

۴۵-۹ تا ۱۵-۱۱ — خطاب صدر مجلس انصار اللہ

۱۵-۱۱ تا ۲۰-۱۱ — تلاوت قرآن کریم — مکرم قاری عاشق حسین صاحب

۲۰-۱۱ تا ۳۰-۱۱ — نظم — " ثاقب زیروی صاحب

۳۰-۱۱ تا — تقسیم انعامات و اسناد خوشنودی و خطاب، عہد و دعا۔ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی جائیگی۔

— تمت بالخیر —

خاکسار
مسعود احمد جہلمی
۷/۱۰/۵۹ ۸۰ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نوٹ: ۱۔ یہ اجتماع پرائیویٹ احاطہ میں ہو رہا ہے۔
۲۔ صدر مجلس کی منظوری سے پروگرام میں تبدیلی کی جا سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں نماز عید کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

نے نماز عید پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے عید الاضحیٰ کی حقیقت اور اس میں پوشیدہ سبق پر بصیرت افروز خطبہ دیا۔

آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے لنڈن سے آمدہ پیغام پڑھ کر سنایا اور بتایا کہ حضور مع اہل قافلہ بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کے لئے یہ عید مبارک کرے اور اسے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

بعد ازاں آپ نے قربانی کی حقیقت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ عید عید الاضحیہ کہلاتی ہے یعنی قربانیوں کی عید۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کی قربانی؟ اور اس پر قربانی کیوں کی جاتی ہے؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قربانی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جہاں تک اس عید پر کی جانے والی قربانیوں کا تعلق ہے۔ یہ قربانیاں اس عظیم قربانی کی یاد میں کی جاتی ہیں۔ جو حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے خدائی حکم کے تحت عرب کے لق و دق ویرانے میں توحید کا علم گاڑنے اور اسے توحید پرستوں سے آباد کرنے کی خاطر اپنے نفسوں اور اپنے جذبات و خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے خدا کے حضور پیش کی۔ اور خدا تعالیٰ نے قلب سلیم کے ساتھ پیش کی جانے والی اس عظیم قربانی کو قبول کرتے ہوئے آل ابراہیم کو برومند کیا۔ اور نسل اسمٰعیل میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا رفیع الشان نبی مبعوث فرما کر ساری دنیا کو مرکز توحید پر جمع کرنے کا انتظام فرمایا۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ یہ قربانیاں دراصل ایک یاددہانی ہیں اس امر کی کہ تمہاری خوشی کا راز ان قربانیوں میں مضمر ہے جو تم خدا کی راہ میں دیتے ہو۔ اور قلب سلیم لے کر اس کے حضور حاضر ہوتے ہو۔ فرمایا یہ عید ہمارے لئے خوشی کا ایک پیغام لاتی ہے۔ اور وہ پیغام یہ ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں قربان ہوتے ہیں وہی پھلتے پھولتے ہیں اور وہی حیات ابدی کے وارث قرار پاتے ہیں۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد محبت و اخوت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احباب نے ایک دوسرے سے معانقہ کر کے باہم عید کی مبارکباد دی۔ اور پھر اپنے گھروں میں واپس جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں جانوروں کی قربانیاں دیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عالمگیر جماعت احمدیہ کے امراء کیلئے

جماعت احمدیہ کے امراء چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اس بات کو نہ بھولیں کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا یہ ساتواں مرحلہ چل رہا ہے۔ اس میں ہر وعدہ کرنے والے مخلص سے کل وعدہ کا کم از کم ۱۵/۷ تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔ غلبۂ اسلام کے اس عظیم منصوبہ کے شیریں پھل آئے دن آپ کو پہنچ رہے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قبولیت دعا کا تازہ نشان

آج مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بوقت صبح مکرم رائے امان اللہ خان صاحب ولد مکرم رائے غلام محمد خان صاحب آف مونگووالی ضلع سرگودھا حال بالمقابل مسجد اقصیٰ ربوہ نے مجھے آکر ایک خوشکن اور ازدیاد ایمان افزا خبر سنائی جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے رائے امان اللہ خان صاحب نے مجھ سے بیان کیا میری پہلی شادی میری بیعت سے تھوڑا عرصہ قبل ۱۹۵۳ء میں ہوئی تھی۔ مگر کافی دیر تک کوئی اولاد نہ ہوئی تو میرے خادم نذر محمد صاحب احمدی جب بھی ربوہ آکر حضرت مصلح موعود سے ملاقات کرتے تو میرے لئے اولاد کی دعا کی درخواست کرتے۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۰ء میں ایک ملاقات کے وقت اس نے پھر اصرار کے ساتھ میرے لئے اولاد کی دعا کی درخواست کی تو حضرت مصلح موعود نے میرے متعلق فرمایا۔

"دیکھو ابھی وہ ابھی جوان ہے وہ دوسری شادی کریگا۔ اگر دوسری شادی سے بھی اولاد نہ ہوئی تو پھر وہ تیسری شادی کرے گا۔ تیسری بیوی سے اولاد ضرور ہوگی"۔

چنانچہ جب ۱۹۵۳ء سے لے کر میری پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو میں نے ۱۹۶۷ء میں دوسری شادی کی۔ مگر قدرت الٰہی ہے کہ اس سے بھی اولاد نہ ہوئی تو میں نے ۱۹۷۵ء میں تیسری شادی کی جس سے خدا کے فضل سے ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۷۹ء کو لڑکی تولد ہوئی۔ اور اب گیارہ ماہ کے بعد کل ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو بروز سوموار صبح ۲½ بجے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت مصلح موعود کی دعا اور پیشگوئی کے مطابق تیسری بیوی ہی سے پہلا لڑکا بھی عطا فرمایا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جو حضور کی دعا کی قبولیت کا روشن اور بین نشان اور میرے لئے ازدیاد ایمان کا از حد موجب ہے۔

خاکسار راقم الحروف اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ رائے امان اللہ خان صاحب نے لڑکی کی ولادت کے بعد اور اس لڑکے کی پیدائش سے کافی عرصہ پہلے مندرجہ بالا تمام واقعہ مجھے خود سنایا تھا۔ جو میرے لئے بھی ایمان افزا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رائے امان اللہ خان صاحب کے ہاں اس بچہ کی ولادت کو خیر و برکت کا موجب کرے اور بچہ کو نیک۔ دیندار۔ صاحب عمر اور خادم دین اسلام بنائے۔ آمین ثم آمین

سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ

درخواست دعا

مکرم یوسف سلیم ملک صاحب انچارج شعبہ زودنویسی دو روز سے شدید بیمار ہیں ہسپتال میں آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مکرم یوسف سلیم صاحب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مبارک احمد آف تاروے کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید احمد علی صاحب ڈرگ روڈ کراچی کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد امین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیمبل پور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے۔ اور عمر و صحت عطا فرمائے آمین۔

شریفہ بیگم اہلیہ سید احمد علی صاحب ڈرگ روڈ کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ فون رہائش ۴۰۵